کہیں یہ طریقہ
رواج نہ پا جائے ؟؟

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات

بشمال الطائف - مسرة

کہیں یہ طریقہ رواج نہ پا جائے؟؟؟؟

شہری جمعیت اہل حدیث حیدر آباد و سکندر آباد کے مرکز لنگر ہاوس میں یکم جنوری کو ایک میٹنگ طلب کی گئی جس میں صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ کے ذمہ داران بشمول شیخ حسین مدنی کو بھی مدعو کیا گیا۔ معاملہ میاں بیوی کے درمیان کا تھا، ایک شوہر کی طرف سے اپنی بیوی پر کچھ الزام تھے جو مرکز کی اس بیٹھک میں اپنے بیٹے کے ساتھ موجود تھی۔ اسی مسئلے سے متعلق رومن اردو میں ایک درخواست دی گئی تھی جس کو حل کرنے کے لئے شہری اور صوبائی جمعیت کے ذمہ داران مرکز میں جمع ہوئے تھے

۔

ابھی اس بیٹھک میں بحیثیت ملزم ایک عورت تھی، اسے اپنے الزام کے معاملے میں صفائی پیش کرنی تھی مگر اپنا الزام رفع کرنے کی بجائے اس نے سب کی توجہ دوسری طرف موڑ دی اور کچھ منٹوں میں اب ایک دوسری شخصیت کو مورد الزام ٹھہرا دیا جن کے بارے میں عوام کے علاوہ علماء طبقہ بھی حسن ظن رکھتا ہے اور علمی خدمات کی وجہ سے وہ لوگوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

عورت کی بات جاری ہی تھی کہ ایک شخص مجلس سے اٹھ کر شیخ حسین مدنی کو مارنا شروع کر دیتا ہے، اس کو دیکھ کئی افراد مارنے دوڑتے ہیں اور بری طرح مارتے ہیں حتی کہ موبائل چھین لیا ہے اور جبراا استعفی لکھوایا جاتا ہے۔ ہم جیسے بہت سارے لوگوں کو جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے اس قسم کا گھناونا واقعہ دیکھنے اور سننے کو ملا یہ بیحد افسوسناک ہے۔

اس معاملے میں ایک بڑا خطرہ جو مجھے محسوس ہو رہا ہے یہ ہے کہ جس طرح قابیل نے ہابیل کو قتل کر کے دنیا کو قتل سے متعارف کرایا اور یہ طریقہ دنیا میں رائج ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے گا اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر بھی پڑے گا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے ناحق خون کی بری رسم قائم کی۔ (مسلم 7321)

کہیں یہ افسوسناک واقعہ بھی اہل علم سے بغض وحسد کرنے والوں اور شر پسندوں کے درمیان رواج نہ پاجائے۔الحفظ والاماں ا
س واقعہ میں جمعیت وجماعت دونوں کے لئے عبرت کا سامان ہے۔وائرل ویڈیو سے جو صاف صاف معلوم ہوتاہے وہ یہ کہ میاں
بیوی سے متعلق مالی معاملات (درخواست کے تناظر میں) کے حل کے لئے شہری جمعیت حیدرآباد وسکندرآباد نے صوبائی
جمعیت کے ذمہ داروں کو بھی بلایااوراس پورے معاملے کو رکارڈ کرنے کے پہلے سے منصوبہ بنایا مگر پہلے سے ٹھوس ایجنڈا طے
کرکے ذمہ داران وحاضرین کو اسی ایجنڈے کے تحت گفتگو کرنے کا پابند نہیں بنا گیا۔یہی وجہ ہے کہ ملزمہ عاقلہ کئی منٹ تک مالی
معاملہ سے ہٹ کر اپنی خدمات بیان کرتی رہی اور شیخ حسین مدنی پر مختلف الزامات لگاتی رہی مگر کسی ذمہ دار نے اسے نہ ٹوکا اور نہ
اسے روکا، آزادی سے بولنے دیا گیا یہاں تک کہ ملزمہ سے ثبوت طلب کئے بغیر اور فریق مخالف سے وضاحت حاصل کئے بغیر
کئی افراد نے شیخ کو زدوکوب کیا۔یہ حقیقت سنی سنائی نہیں بلکہ رکارڈ شدہ ویڈیو سے ظاہر ہے۔میٹنگ ہال میں جو کچھ ہوا وہ رکارڈ
ہواہی،اس رکاڈنگ نے جمعیت اور علماء کے تئیں جماعت میں بیحد انتشار برپا کیا۔

اس واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے میں چند امور ذکر کرنا چاہتاہوں جو جمعیت وجماعت دونوں کے لئے اہم ہیں۔

(1)اس معاملے میں سب سے اہم ترین معاملہ ایجنڈے کا ہے، غور کرنے کا مقام ہے کہ شہری جمعیت کے ساتھ صوبائی جمعیت
کی بیٹھک ہے اور ایجنڈا طے نہیں ہے، ایجنڈا رومن اردو میں حاصل شدہ کئی صفحات پر مشتمل درخواست ہے،اس درخواست
سے جو بات سمجھ میں آجائے یا جس سطر پہ نظر چلی جائے اس پہ بات شروع کردینی ہے۔اگر یہ دعوی کیا جائے کہ ایجنڈا طے شدہ
تھا تو یہ دعوی باطل ٹھہرے گا کیونکہ عاقلہ کی جن باتوں سے فتنہ برپا ہوا وہ درخواست میں مذکور نہیں ہے پھر ایجنڈا طے کیسے ہوا؟
اس لئے چھوٹی بڑی تمام قسم کی جمعیات کو چاہئے کہ کسی بھی میٹنگ کے لئے ایجنڈا پہلے سے طے شدہ ہو اور حاضرین کو اسی کے
تحت گفتگو کی اجازت ہو۔

(2) جمعیت کی میٹنگ میں ایجنڈے کے تحت مدعو کئے گئے تمام افراد گفتگو میں شریک ہوسکتے ہیں مگر کسی کی غلطی ذکر ہوجانے
پر دو چند افراد کا اپنی مرضی سے سزا دینے لگ جانا نہ صرف باہم مشورہ کے خلاف ہے بلکہ سماجی اور قانونی اعتبار سے بھی جرم ہے۔
اگر لنگر ہاوس میں کسی عورت نے ایک عالم دین پر الزام لگایا تو اس کا فیصلہ مکمل کمیٹی کرتی پھر کوئی قدم اٹھایا جاتا مگر یہاں یک
طرفہ بات سن کر، مجلس کے فیصلے، دلائل اور فریق مخالف کی پرواہ کئے بغیر چند لوگوں نے اپنی مرضی سے عالم کو مارا پھر انہوں

نے بغیر اتفاق رائے کے استعفی طلب کیا جس سے یہ شبہ ظاہر ہوتا ہے کہ کہیں یہ پہلے سے منصوبہ بندی تو نہیں؟ یہاں تک کہ رسوائی والے مناظر قید کر کے وائرل بھی کر دئے گئے نہ عالم کی عزت کا خیال رہا اور نہ ہی جمعیت وجماعت کی پرواہ رہی۔

(3) چونکہ جمعیت عوام کی خیر وبھلائی کے لئے بنائی جاتی ہے اس لئے کسی کو عہدہ دیتے وقت صلاحیت وصالحیت دونوں دیکھنا از حد ضروری ہے۔ غلطی سے اگر ایسا کوئی ذمہ دار منتخب ہو گیا ہو جو جماعت کا خیر خواہ نہیں تو اسے برطرف کر دینا چاہئے۔

(4) شہری جمعیت حیدرآباد وسکندرآباد اور صوبائی جمعیت تلنگانہ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے مرکزی جمعیت اہل حدیث دہلی کی نگرانی میں ان دونوں کی تنظیمی باڈی کو درست کیا جائے تاکہ جمعیت اور جماعت کو فتنہ وفساد سے محفوظ رکھا جائے۔

(5) حساس قسم کے مسائل کے حل کے لئے ارباب حل وعقد ہی مدعو کئے جائیں اور ایسے لوگوں کو اس بیٹھک سے دور رکھا جائے جو مسائل حل کرنے کے بجائے فتنے کا سبب بن سکتے ہوں۔

(6) بہت سے مسائل علمی شخصیات اور اصحاب شرف کی عزت وآبرو سے جڑے ہوتے ہیں، ایسے مسائل عوام میں ظاہر ہونے سے پورے علمی حلقے کی رسوائی ہوتی ہے ایسے مسائل کے حل کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ موقع پرستوں کو کسی قسم کا شہ نہ ملے بلکہ یہاں ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ نہ آن رکارڈ ہو اور نہ ہی کسی اور ذریعہ سے اس کی تشہیر ہو جیسا کہ مذکور حادثہ سے ہمیں سبق ملا۔

(7) جہاں تک مسئلہ عوام کا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ عوام سے پہلے عاقلہ کا کام تھا کہ اسے اپنے مسئلے میں پوری طرح سوچ بچار لینا چاہئے کہ کیا بولنا ہے؟ زنا کا معاملہ بچوں کا کوئی کھیل نہیں ہے۔ اگر اس نے واقعی جان بوجھ کر شیخ پر تہمت لگائی تھی تو فاسقہ وفاجرہ کہلائے گی لیکن اگر سچ بیان کر رہی ہے اس یقین کے ساتھ کہ زنا کی تہمت لگا کر میں چار عینی گواہ نہیں پیش کر سکوں گی تو ایسی صورت میں اس مسئلے کو چھیڑ نا دین سے عدم واقفیت کے ساتھ ایک عالم کی آبروریزی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ زنا کی تہمت پر چار عینی گواہ نہ پیش کر سکے تو الزام لگانے والے حد قذف ہے بلکہ تہمت لگانے والوں میں شامل سب قابل حد ہیں جیسے واقعہ افک میں حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کے ساتھ ہوا۔ اس لحاظ سے مارنے والوں کو دہری سزا ملنی چاہئے، ایک سزا ظلم کی اور دوسری سزا تہمت میں شامل ہونے کی۔ یہ الگ بات ہے کہ متہم اگر معاف کر دے تو حد قذف اور ظلم کی سزا دونوں معاف ہو سکتی ہیں۔

(8) واقعہ افک میں عوام کی یہ رہنمائی موجود ہے کہ اگر اچھے لوگوں پر تہمت لگائی جائے تو تہمت سنتے ہی فوراً اسے جھوٹ اور بہتان قرار دے۔ کیا آپ نے اوپر کی باتوں سے یہ نہیں جان لیا کہ خود تہمت لگانے والی/والا اگر چار گواہ پیش کرنے کی قدرت نہ رکھتی/رکھتا ہو تو اسے بھی اپنی زبان بند رکھنی چاہئے پھر عوام اس مسئلے میں کیوں کر اٹکل لگائے گی۔ ہاں جسے اپنی آخرت برباد کرنی ہو وہ اٹکلیں لگائے اور بے قصور کو جو چاہے کہے۔

(9) واقعہ افک سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ متہم نے اپنی برات کا اظہار نہیں کیا بلکہ الزام لگانے والے کے ذمہ ثبوت و گواہ پیش کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے: البینۃ علی المدعی یعنی دلیل دینا دعوی کرنے والے ذمہ ہے۔ اسی طرح یہاں پر رسول اللہ کا یہ فرمان بھی یاد کرنا چاہئے: اگر صرف دعویٰ کی وجہ سے لوگوں کا مطالبہ مان لیا جانے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے گا (صحیح مسلم: ۱۷۱۱)

اس لئے شیخ حسین مدنی کی طرف سے وضاحتی بیان طلب کرنا صحیح نہیں ہے وہ اس وقت کس صدمے میں ہوں گے وہی جان سکتے ہیں۔ انہوں نے ایف آئی آر کیا تھا جو صفائی طلب کرنے والوں کے حق میں کافی ہے اگرچہ کسی کے کہنے پہ انہوں نے واپس لے لیا۔

(10) واقعہ افک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن پر زنا کی تہمت لگائی جائی اور گواہ نہ پیش کئے جاسکیں تو پھر مومن کی برات کا اعلان کیا جائے جس طرح اللہ نے سیدہ عائشہ کی برات کا اعلان کیا تا کہ اس کی عزت دوبارہ بحال ہو سکے لہذا جمعیت و جماعت کے ذمہ واجب ہے کہ ملزمہ اگر گواہ نہ پیش نہ کر سکے تو شیخ حسین مدنی کی برات کا اعلان کریں۔

جان رکھیں کہ ایک عام مسلمان کی عزت پامال کرنا حرام ہے تو جو وارثین انبیاء ہیں ان کی عزتوں کو اچھالنا کس قدر سنگین جرم ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی گناہوں سے پاک نہیں ہے مگر ہم سب کو اپنی اپنی عزت پیاری ہے اور اسلام نے سب کی عزتوں کی حفاظت کی ہے پھر ہم کیوں عداوت ودشمنی میں کسی کی عزت اچھال دیتے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام ہمیں نہیں معلوم کہ جو کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا اللہ تعالی قیامت کے روز اس کے عیب کو چھپائے گا۔ (مسلم: 2699)

منکر پر نکیر بلاشبہ کرنا چاہئے مگر حکمت کے ساتھ اور تنہائی میں۔ جیسے ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا عیب کوئی نہ جانے ویسے ہر کوئی چاہتا ہے اس کا عیب دوسرا نہ جانے۔ اس پہلو پر تفصیل سے میں نے "راز چھپانے کے فوائد اور اس کو ظاہر کرنے کے نقصانات" میں

ذکر کیا ہے جو میرے بلاگ، محدث فورم، اردو مجلس فورم اور دیگر سوشل سائٹس پر مل جائے گا۔ *اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ*

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔
مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maqubool Ahmed
Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa
islamiceducon@gmail.com
WhatsApp 00966531437827
Sheikh Maqhool Ahmed Salafi Off page